الحمد لله علی احسانہ ونصلی علی محمد وعترتہ واصحابہ

درین زمان ہدایت اقتران کہ این رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ الموسوم

یہ رسالہ اہلسنت وجماعت کے لیے ہے

تعزیہ و مرثیہ
استفتا جواز

سنہ ۱۳۰۴ ہجری

مولفہ قدوۃ السالکین جناب مولانا محمد ولی اللہ شاہ مرحوم معروف بہ قلندر قادری گورکھپوری

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی رضوی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

تعزیہ بنانا - مرثیہ پڑھنا - نیاز و فاتحہ امامین کرنا - اور اوسکا کھانا - مجلس کرنا - غم کرنا شرعاً درست ہی کہ نہین بینوا و توجروا -

جواب

درست ہی کیونکہ مشکوۃ شریف مین ہی - قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ ترجمہ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے - اگر ہی تو خواہ مخواہ کرنے والا یعنی بنانیوالا تصویر کا تو بنا لے تصویر درخت کی اور اوس چیز کی جسمین روح نہین ہی اس صورت مین صاف ظاہر ہی کہ بنانا تصویر غیر جاندار کا شرعاً ممنوع نہین ہی - پس بنانا تعزیہ کا کہ تمثال مقبرہ و صورت غیر ذی روح ہی شرعاً ممنوع نہین ہی بہر حال درست و جائز ہی ممانعت اوسکی نافرمانی خدا و رسول ہی - اور جو دلیل لاتے ہین منع

من زار قبرا بلا مقبور فهو ملعون یعنی جو زیارت کرے قبر بلا مقبور کے
پس وہ ملعون ہی - جاے غور ہی کیونکہ قبر اوسکو کہتے ہین کہ جو کھود کے بنائی جاوے
اور تعزیہ مین تو تمثال قبر ہی - اور تمثال قبر کی زیارت کو اجازت ہی کہ حدیث سے
ظاہر ہی کہ حال اسکا فتاوے غرائب - دستور القضاۃ - کنز العباد - جمال الاوراد -
کفایہ شعبی - مطالب المومنین - عالمگیریہ - مین ہی رجلا جاء الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی حلفت ان اقبل عتبة باب الجنة
وجبهة حور العين فامران يقبل رجل الاب وجبهة الام فقال يا
رسول اللہ لو لم یکن الخرہ ترجمہ آیا ایک شخص نزدیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ صلعم مین نے قسم کھائی ہی کہ بوسہ لون آستان
جنت وپیشانی حور عین کو تو فرمایا حضرت صلعم نے کہ چوم لے باپ کے پاون اور
ماکی پیشانی کو تب کہا سائل نے کہ اگر نہون اوسکے ماباپ موجود تب فرمایا کہ چوم لے
اونکی قبر کو عرض کیا کہ نہین معلوم ہی اونکی قبر تو فرمایا کہ دو خط کھینچ کے ایک کو قبر باپ کی
تصور کر اور دوسری کو ماکی پس چوم اون دونون کو جسمین اپنی قسم مین حانث نہو +
اور مولانا محمد فاضل بن محمد عارف دہلوی کتاب مزرع الحسنات شرح دلائل الخیرات کی
کہ عبارت فارسی مین ہی شرح مین قول مصنف وھذہ الصفة الروضة المبارکہ

کی تنبیہ مین لکھا ہی چنانچہ ترجمہ اوس عبارت کا بجنسہ یہان لکھا جاتا ہی - ذکر شکل
قبور شریفہ یہان فائدہ یہ ہی کہ زیارت کرے اس مثال کی وہ آدمی کہ قدرت نہین پائی
اوسنے واسطے زیارت اوس روضہ انور کے اور مشاہدہ کرے اس شکل مبارک کو محب
مشتاق اور بوسہ دے اسپر نہایت محبت سے اور زیادہ کرے شوق اپنا اور اکثر بزرگونے
اس شکل کے واسطے خواص اور برکتین بہت ذکر کین ہین اور اون کا تجربہ کیا ہی + اور ظاہر ہے
کہ کتاب دلائل الخیرات کا استعمال ملک عرب و ہندوستان و دیگر امصار و دیار مین ہی اور
اوسمین نقل روضہ مقدسہ مع قبرون کے ہی و جملہ علماء اجل و فضلاء اکمل اسکو پڑھتے اور زیارت
کرتے ہین کسی نے اسکو برا نہ لکھا - پس جب تمثال مقبرہ جائز ہی تو اختیار ہی کہ کاغذ سے بنادے
خواہ دوسری چیز سے + اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی قبر دو جگہ ہی کہ ذکر اس کا رسالہ
فتوی مصنفہ مولوی سخاوت علی صاحب جونپوری مین ہی اور دونو جگہ زائرین زیارت کرتے ہین
پس ایک شخص کی دو قبر نہین ہو سکتی اب دو مین ایک سچی ہوگی اور ایک جھوٹی - اگر تمثال
قبر کی زیارت کرنے سے ملعون ہوتے تو بموجب مسئلہ شک کے ایک کو مٹا دیتے اور کرورون
زائرین کو ملعون ہونے سے بچا لیتے اور قرآن شریف مین پارہ ۲۲ سورۂ سبا مین دربارۂ تمثال
یہ آیت ہی - يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ
وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ترجمہ بناتے ہین اوسکے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویرین اور

لگن جیسے تالاب اور دیگین چولھے پر جمی ہوئی + اور رسالہ مولوی شہاب الدین بن شمس
بن عمر دولت آبادی مین مسطور ہی جو روایت کہ مجہول یا مردود ہو واسطے مصلحت زمانہ کے
اوس پر فتوی ہو - پس اسوقت مین کہ غلبہ کافرون کا ہی اجرا رکھنے کی عین مصلحت ہی -
یہ تعزیہ داری امیر تیمور کے عہد سے بر بنا ر یادہانی و قیام عزاداری و زیارت شبیہ ضریح انور
جاری ہوئی ہی بعدہ تمام سلاطین مغلیہ کے وقت مین الی یومنا ھذا جاری رہی
اور اورنگ زیب ایسے متشرع بادشاہ کیوقت سب کے یہان علماء عرب و عجم و روم
وغیرہ علاوہ علمار ربانی اہل ہند کے موجود تھے اور صدہا بتخانے توڑے گئے مگر یہ رسم
بدستور مرسوم اوسکے زمانہ مین بھی جاری رکھی گئی اور ایک امام باڑہ یا تعزیہ کا توڑنا کہین
نہین ہوا تو اب یہ رسم بری کیونکر ہوئی - شروع عملداری انگریزی مین بھی مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب و بعد زمانہ اونکے مولوی مین قاضی القضاۃ وغیرہ علماء سے بھی
فتوے لیے گئے کہ اوسی فتوون کی بنا پر انگریزون نے تمام امام باڑون کی وقف
جاگیرین و صرف وغیرہ ضبطی سے باقی رکھا اور ابتک وہ بحال ہین ورنہ کڑورون روپیہ
کی آمدنی آج سرکار انگریزی کو ہوتی - اور مولوی امیر الدین علی صاحب بیا کن الہٹی
جنہون نے اپنی جان کو خدا کی راہ مین نثار کیا معرکہ اودہ مین شہید ہوئے
کتاب حدیقہ شہدا مین جو اونکی عرضی کی نقل دربارہ زیادتی کفا ہنود اودہ مندرج ہی

لکھتے ہین شعر امام باڑہ کو پھون کا مع ضریح شریف * ہزار حیف کہ اسلام ہوگیا ہی
ضعیف * اور کتاب انوار الرحمن صفحہ ۲۶۲ مین مندرج ہی - تصویر غیر ذی روح کی
ممانعت نہین ہی جیسے نقل مکانات و تصویر کعبہ وغیرہ کی کھینچتے ہین اوسی طرح تعزیہ
نقل روضہ ہی - اور جو لوگ تعزیہ بسبب محبت حسنین علیہم السلام کے بناتے ہین
اوسکو شیعہ کہتے ہین یہ افترا و بہتان ہی سنت و جماعت پر - کس واسطے کہ شیعونکی
کتاب مین کہ نام اوس کا من لایحضرہ الفقیہ ہی کتاب الجنائز مین لکھا ہی من جدد
قبرا او مثل مثالا فھو ملعون یعنی جس نے نئی قبر بنائی اور اوسمین مردہ نہو یا قائم
کیا مثال کو پس وہ ملعون ہی - باوجود ممانعت کے وے لوگ بھی ازراہ محبت کے
بناتے ہین پس مانع ہونا تعزیہ کا کہ تمثال مقبرہ و صورت غیر ذی روح ہی خلاف
مذہب علماء اہل سنت و جماعت ہی - اور کتاب بحر زخار بیان مین غفران خان
بخوری کے لکھا ہی کہ عشرہ محرم مین تعزیت حضرت امام حسین علیہ السلام کی
بلند ہوئی - میرے دل مین گذرا کہ اس ہنگامہ سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
و حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہما اپنی امت سے راضی ہونگے
کہ نہین - رات کو مین نے دیکھا گویا حشر برپا ہوا ہی تمام درخت اور پہاڑ مثل روئی کے
گالے کے اوڑتے ہین - مین بھی اوڑا اور آسمان پر پہونچا جاتے جاتے ایک محل

عظیم الشان کے نیچے پہونچا ایک آواز میرے کان مین پہونچی تھی حسن حسین حسن حسین
مین اودھر پھرا - ایک شخص کو آتے دیکھا - اوس سے پوچھا یہ کیسی آواز ہی کہا
کہ بہشت کی حورون نے خاتون جنت کو بہشت مین اون کے فرزندون کے
ماتم مین مشغول کیا ہی - مین نے جانا کہ یہ خطرہ جو میرے دل مین گذرا تھا صاف
ہو گیا کہ دنیا کا ماتم - خاتون جنت کے ماتم کا پرتو ہی - اور حضرت مخدوم اشرف
جہانگیر اپنی کتاب لطائف اشرفی مین تحریر فرماتے ہین جس کا ترجمہ یہ ہی -
ولایت سبزوار مین سید علی عمدہ ارباب صوفیہ علیہ سے تھے عشرہ عاشورہ مین
زیر پاے علم کے بیٹھتے تھے اور اپنے یارون کو گشت کے لیے بھیجتے تھے
اور کبھی آپ بھی گشت کو نکلتے تھے اور رسم عزاداری قائم رکھتے تھے -
اور حضرت قدوۃ الکبریٰ کبھی عاشورہ ترک نہ کرتے تھے کبھی پایۂ علم مین
بیٹھتے تھے و اتفاقاً سید علی قلندر کہ خلص اخلاص و مخلص احباب سے
تھے اون کو حکم کرتے تھے - اور مکتوب اشرفی مین ہی کہ روز عاشورہ
ایک ضعیف عورت کو مین نے دیکھا کہ دو تربت امامین علیہما السلام کی
اپنے سر پر رکھے ہوے اور اپنی شکل کو غمگینون کی صورت مین بناے ہوے
روتی اور بلبلاتی ہوئی ہمراہ تعزیہ دارون کے دفن کرنے کے لیے جاتی تھی

مین سنے دل کی آنکھون سے دیکھا کہ روح مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وعلی مرتضیٰ رضؓ کی گرد اوس تربت منورہ کے پھرتی تھی اور گریہ وبکا فرماتی تھی۔
اور ملفوظ اشرفی مین ہی کہ اس فقیر کو ایک وقت اتفاق بیابان مین پڑا کہ قوم جنات اوسی بیابان مین مجلس عزاداری امام علیہ السلام کی قائم کیے تھے جنون کے بادشاہ نے مجھے بھی بولایا مین بھی شریک مجلس اور رونے و نالہ کرنیکے تھا بعد ختم مجلس کے تبرک فاتحہ کا قسم میوہ جات سے فقیر کے پاس لاے۔
اور مولانا عبد العزیز صاحب محدث دہلوی جواب مین ایک سائل کے کہ اوس نے محرم کی مجلس و مرثیہ خوانی کو پوچھا تھا یون تحریر فرماتے ہین کہ تمام سال مین دو مجلس فقیر کے یہان ہوتی ہین اول یہ کہ روز عاشورہ یا دو ایک روز اس سے پہلے قریب چارسو یا پانچسو بلکہ قریب ہزار آدمیون کے جمع ہوتے ہین اور درود پڑھتے ہین بعد اسکے فقیر آتا ہی اور بیٹھتا ہی اور ذکر فضائل حسنینؑ کہ حدیث مین وارد ہوا ذکر کیا جاتا ہی اور رنج وحکایت وخبر شہادت ان بزرگون کی اور تفصیل بعض حالات اور بد مآلی اون کے قاتلون کی جو وارد ہوئی بیان کیجاتی ہی اسی ضمن مین بعض مرثیہ جن و پری کہ حضرت ام سلمہ رضہ اور دوسرے صحابہ نے سنا ہی بھی ذکر کیا جاتا ہی اور خواب موحش کہ حضرت ابن عباس اور دوسرے صحابہ نے دیکھا ہی

کہ یہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج پر غم والم کی زیادتی پر
دلالت کرتا ہی بیان ہوتا ہی بعد اسکے ختم قرآن شریف اور ماحضر پر
فاتحہ کیا جاتا ہی و پنج آیت پڑھی جاتی ہی۔ اسی درمیان مین اگر کوئی خوش الحان
سلام پڑھتا ہی یا مرثیہ شروع کیا اکثر حاضرین مجلس کو اور اس فقیر کو بھی رقت
ہوتی ہی۔ اور سر الشہادتین مین ہی ہتف الہواتف بالمراثی یعنی آواز
غیبی سے مرثیہ سنی گئی۔ اور جوابات استفتا مولد شریف مین ہی کہ ماکول
و مشروب وغیرہ مباحات مین کسی امر کا تو احداث کرنا بدعت نہین ہی
اور زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح مین ہی کہ قاب حلوا کہ تمام رات تعزیہ کے
آگے رکھتے ہین مکروہ ہی۔ اور مولانا عبد العزیز صاحب سوالات تسعہ مین
لکھتے ہین۔ کھانا کہ نیاز امامین کرتے ہین اور اوسپر سورۂ فاتحہ و قل و درود
پڑھتے ہین تبرک ہوتا ہی اور کھانا اوس کا بہت اچھا ہی لیکن بسبب لیجانے
آگے تعزیہ و رکھنے تمام رات کے مکروہ ہوتا ہی۔ اس سے صاف ظاہر ہی
کہ گھڑی دو گھڑی کے رکھنے سے یا فوراً تعزیہ کے پاس لیجا کے لے آنے سے
کراہیت باقی نہین رہتی کہ قید تمام رات سے ظاہر ہی۔ تصویر آدمی وغیرہ
جاندار کا توڑنا جائز و درست ہی لیکن اگر کوئی دوسرے مذہب کا کوئی

شخص تصویر آدمی کی بناے اور اوس کا نام دین اسلام کے پیشوایان مین سے کسی کا نام رکھے اور اوسکو تپانچے مارے یا ناک کاٹے یا مثل اس کے اور بے ادبی کرے اور ہنسے اور کھے کہ ہم فلان بزرگ کے ساتھ یہ حرکت ناشایستہ کرتے ہین تو کیا اوسوقت مین مسلمانون کو خاموش رہنا مناسب ہوگا یا اوس بے ادب کو حتی الوسع سزا دینا + نہین بلکہ اوسوقت اوس کی بزرگی کا لحاظ کیا جاوے گا + جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح مکہ معظمہ کے تصویر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام کو مثل اور مورتون کے نہین توڑا بلکہ دفن کا حکم دیا - اور انوار الرحمن مین ہی کہ دحیہ کلبی بعہد خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ بادشاہ روم کے پاس گئے اوسکے پاس تمام پیغمبرون کی تصویرین تھین انکو دکھلایا انھون نے ہر ایک کی تصویر کو بخوبی دیکھا جب حضرت محمد رسول اللہ کی تصویر کو دیکھا تو رو دے اور تعظیم بجا لاے اور شاہ روم اوٹھ کھڑا ہوا - پس جبکہ تصویر جاندار کسی نبی کے نامزد ہونے سے قابل حرمت و عزت ہی تو تعزیہ تو مثال روضہ امامین علیہما السلام ہی اور اسی نام سے نامزد ہی اور صورت جواز کی رکھتا ہی کیونکر اسکی تعظیم بہتر ہوگی + اور فرمایا ہی اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی
اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور جو صاحب
حکم ہیون تم مین سے یعنی بادشاہ پس ظاہر ہی کہ بادشاہ تیمور لنگ نے اپنے
عہد مین حسب راے وصلاح عالمون وفاضلون کے تعزیہ بنایا اور تب سے
تا ابتداے زمانہ وہابیان نہ کسی عالم نے ممانعت کی وبہ نادرست لکھا تو اب
وہابیون کے زمانہ مین کیونکر ناجائز ہوگا علی الخصوص جبکہ تعزیہ کے ساتھ
روح پر فتوح جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو
اولیاء کاملین نے روتے ہوے دیکھا اور عالم انسان سے تا عالم جنات اس
تعزیت کو قائم کیے ہوے ہین۔ اور فرمایا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل
بھا الی آخر یعنی جو شخص رواج دے اسلام مین طریقہ نیک کو پھر ہی
واسطے اوس کے ثواب اوس کا اور ثواب اوس شخص کا کہ عمل کیا پیچھے
اوس کے بغیر ناقص ہونے ثواب اوس کے سے کچھ۔ پس ظاہر ہے
کہ تعزیہ کے باعث سے کسقدر خیرات وحسنات جاری ہین اور کتنی
برائیون کا یہ رکھنے والا ہی۔ کوئی شربت پر روٹیان محتاجون کو دیتا ہی

کوئی دس روز تک برابر کھانا کھلاتا ہی کوئی سبیل شربت و پانی و دودہ وغیرہ کی رکھتا ہی - کسی مجلس مین ذکر شہادت و فضائل بیان ہوتے ہین - کوئی غلہ و کپڑا خیرات کرتا ہی - کوئی کوڑی پیسہ لٹاتا ہی - شرابی شراب چھوڑ دیتے ہین - رنڈیان حرام کاری سے باز رہتی ہین اور ایسی صدہا باتین ہین کہ دوسرے مہینے مین نہین ہوتین اور بھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے + ما راٰہ المؤمنون حسن فھو عند اللہ حسن + یعنی جو دیکھا مسلمانون نے نیک پس وہ اللہ کے نزدیک بھی نیک ہی اور نور الانوار مین لکھا ہی کہ قدیم سے جو معمول اہل اسلام کا ہو وہ بمنزلہ اجماع کے ہی پس جبکہ سیکڑون برس تک علما و فضلا نے اس کو ناجائز نہین قرار دیا تو اب وہابیون کے ناجائز کہنے سے کیا ہوتا ہی - جب ملک عرب سے وہابی نکالے گئے تو اون کے پیرو اس مذہب کے پھیلانیکے واسطے ہندوستان مین آئے چونکہ یہان نہ حد شرع جاری ہی نہ کوئی سزا دینے والا ہی ہر طرح امن امان دیکھ کے اپنا مذہب پھیلانے کے لیے مستعد ہوئے - چونکہ یہ لوگ تو خاص روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہین - خاص روضۂ رسول ؐ کو بڑا بتخانہ اور زیارت کرنے والون کو

بت پرست و مشرک و بدعتی قرار دے کے اوس کے مٹانے کے واسطے
کوئی بات اوٹھا نہ رکھی - مسلمان مکہ و مدینہ کے ساتھ تلوار چلائی اور اون کا
خون کرنا درست ٹھہرایا تو پھر نقل کی کیا اصل ہی یعنی یہ تو نقل روضہ نواسہ
رسول اللہ ہی جب نانا کے روضہ کو مٹانا چاہا تو ناتی کو کب چھوڑتے ہین
ہر گلی و کوچہ و ہر اعلیٰ و ادنےٰ سے نعرہ یا حسین سُن کے کب ضبط کی تاب
تھی پہلے تعزیہ ہی پر ہاتھ صاف کیا - یہان کے علما بموجب المرء یقیس علی
نفسہ کے یعنی آدمی اپنے نفس پر قیاس کرتا ہی + اپنی طرح سے متقی و پرہیزگار
جان کے اونکی ظاہری وضع ولسانی و چرب زبانی کے دام مین آ کے اسبارہ
مین اون کے ساتھ متفق ہوے اور جہان لگے عالمون فاضلون نے کچھ
نہ کہا تھا تہان سیکڑون رسالے ممانعت تعزیہ مین تصنیف و تالیف ہوے
جب وہابیون نے دیکھا کہ ہمارا زور چل گیا اب جو ہم کہین گے سب بجان و دل
تسلیم کر لین گے تو اکبارگی دل کے پھپولے توڑنے لگے - فاتحہ - عرس - تقلید
ائمہ اربعہ محفل میلاد خیر العباد - ثواب رسانی میت - نماز تراویح - معانقہ مصافحہ
عیدین وغیرہ کو شرک و بدعت وغیرہ کہنے لگے - تب تو علماء اہل الحق والیقین
بھی وہابیون کی مکاری و ظاہرداری سے واقف ہوے اور اون کے جواب مین

بڑی بڑی کتابین بدلائل وبراہین شکن تالیف و تصنیف کین حق تو یہ ہے کہ دین اسلام تو رکھ لیا اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دکھایا نہین تو اگر ایسی کوشش نہ کیجاتی اور تھوڑے دن اور بھی مہلت دیتے تو آج کے دن بالکل ہندوستان وہابی ہی نظر آتا اور پھر راہ پر لانا خیلے دشوار ہوجاتا یہی حال تعزیہ وفاتحہ وغیرہ کا اور مفصل حال اس کا رسالہ رجم الوہابین وطریقت الفردوس مولفہ فقیر سے واضح ہوگا فقط

حررہ شاہ محمد ولی اللہ معروفی القلندر قادری گورکھپوری ٥

تمت

تمام شد بتاریخ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰ ہجری روز چہارشنبہ در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی مالک مطبع طبع شد